از عدالت عظمیٰ

20مارچ1952

امجد خان

بنام

ریاست

[سید فضل علی اور ویوین بوس جسٹس صاحبان]

مجموعہ تعزیرات بھارت (ایکٹ XLV بابت 1860)، ذیلی دفعہ۔ 97، 102اور 105 -نجی دفاع کا حق -موت یا شدید چوٹ کا معقول اندیشہ۔

ایک قصبے میں کچھ سندھی پناہ گزینوں اور مقامی مسلمانوں کے درمیان فرقہ وارانہ فسادات پھوٹ پڑے۔ فساد ایک ایسے علاقے میں شروع ہوا جہاں زیادہ تر دکاندار سندھی تھے۔ مسلم دکانوں میں موجود سامان بکھرے ہوئے تھے اور کچھ مسلمان اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ خطرے کی گھنٹی دوسرے علاقے میں پھیل گئی جہاں اپیل کنندہ اور اس کے بھائی (دونوں مسلمان) کی دکانیں واقع تھیں اور اپیل کنندہ سمیت وہاں کے لوگوں نے اپنی دکانیں بند کرنا شروع کر دیا۔ اپیل کنندہ کے بھائی کے خاندان نے عمارت کے دو حصوں کے درمیان عمارت کے دیوار میں ایک سوراخ کے ذریعے اپیل کنندہ کے حصے میں پناہ لی تھی جس میں دونوں دکانیں واقع تھیں۔ ایک ہجوم وہاں جمع ہوا اور اپیل گزار کے محلے میں پہنچا اور اس کے بھائی کی دکان لوٹ لی اور اس کی دکان کے دروازوں کو لاٹھیوں سے مارنا شروع کر دیا۔ اپیل گزار نے اپنی بندوق سے دو گولیاں چلائیں جس کی وجہ سے ایک سندھی ہلاک اور تین دیگر سندھی زخمی ہو گئے۔ عزم کا سوال یہ تھا کہ آیا اپیل کنندہ نے اپنے نجی دفاع کے حق میں کام کیا:

کہا گیا ہے کہ مقدمے کے حقائق مجموعہ تعزیرات بھارت کی توضیعات کے تحت اپیل کنندہ کو نجی دفاع کا حق فراہم کرتے ہیں۔ جن حالات میں اسے رکھا گیا تھا وہ اسے جسم کے نجی دفاع کا حق دینے کے لیے کافی تھا یہاں تک کہ موت کا سبب بننے کی حد تک بھی کیونکہ اپیل کنندہ کے پاس حکام کا سہارا لینے کا وقت نہیں تھا اور اس کے پاس یہ خدشہ ظاہر کرنے کے لیے معقول بنیاد تھی کہ موت یا شدید چوٹ خود یا اس کے خاندان کو ہوگی۔ ان چیزوں کا وزن بہت باریک ترازو کے ایک

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سیٹ میں یا" سنہری ترازو میں" نہیں کیا جاسکتا تھا۔

فوجداری اپلیٹ کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 50 بابت 1950۔فوجداری اپیل نمبر 251 بابت 1950 میں ناگپور کی عدالت عالیہ کے جوڈیکیچر (ہیمون قائم مقام چیف جسٹس اور ہدایت اللہ جج) کے 26 ستمبر 1950 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے سے اپیل جو سیشن جج جبل پور کی عدالت کے سیشن ٹرائل نمبر 32 سال 1950 میں 2 اگست 1950 کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے۔

اپیل گزار کی طرف سے ایس۔پی۔سنہا اور ایم۔وائی شریف۔نورالدین احمد اور (بشمول شوکت حسین)۔

جواب دہندہ کی طرف سے گوپال سنگھ۔

20 مارچ 1952 کو عدالت کا فیصلہ بوس جج کے ذریعے دیا گیا تھا۔اس معاملے میں بنیادی سوال یہ ہے کہ آیا نجی دفاع کا حق ہے۔زیادہ تر حقائق میں تنازعہ نہیں ہیں۔

5 مارچ 1950 کو کٹنی کے قصبے میں کچھ سندھی پناہ گزینوں کے باشندوں اور مقامی مسلمانوں کے درمیان فرقہ وارانہ فسادات پھوٹ پڑے۔فساد کی شروعات اس علاقے میں ہوئی جسے زنڈا بازار یا زنڈا چوک کے نام سے جانا جاتا ہے۔ابتدائی اطلاعی رپورٹ بنانے والے پولیس کانسٹیبل بھرت سنگھ، پی ڈبلیو 17 نے کہا کہ زندا بازار کے زیادہ تر دکاندار سندھی ہیں۔انہوں نے بتایا کہ جب انہیں بتایا گیا تب وہاں پر فساد پھیل گیا تھا تو وہ موقع پر آگے بڑھے اور دیکھا کہ اس علاقے میں مسلم دکانوں میں سامان بکھرے ہوئے تھے۔یہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ کچھ مسلمانوں نے اپنی جانیں گنوائیں۔

اس جگہ سے وہ سبھاش چوک گیا، جس علاقے میں اپیل کنندہ کی دکان واقع ہے۔یہ زنڈا بازار کے مغرب میں واقع ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جب وہ وہاں پہنچا تو اسے نے وہاں "بھیڑ" پائی لیکن "ہجوم" نہیں۔انہوں نے اعتراف کیا کہ انہوں نے ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں کہا تھا کہ موقع پر پہنچنے کے ایک منٹ بعد بندوق چلائی گئی تھی اور انہوں نے کہا کہ انہوں نے ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں جو کہا تھا وہ درست تھا۔یہ متنازعہ نہیں ہے کہ یہ گولی اپیل گزار نے چلائی تھی، ساتھ ہی دوسری گولی بھی، اور یہ کہ اس کی وجہ سے ایک شخص (ایک سندھی) کی موت ہوئی اور تین دیگراں زخمی ہوئے، وہ بھی سندھی تھے۔

نقشہ، سابق D-4 سے پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ اور اس کے بھائی زاہد خان کی دکانیں ایک دوسرے سے ٹکراجاتی ہیں اور ایک مستطیل کے دو رخ بناتی ہیں، اپیل کنندہ کے گھر کا رخ شمال کی طرف اور بھائیوں کے گھر کا رخ مشرق کی طرف ہے۔ ہر دکان ایک سڑک پر کھلتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب زنڈا چوک میں فسادات پھوٹ پڑے تو خطرے کی گھنٹی اپیل کنندہ کے محلے میں پھیل گئی اور اپیل کنندہ سمیت وہاں کے لوگوں نے اپنی دکانیں بند کرنا شروع کئے۔

اپیل کنندہ کا بیان یہ ہے کہ ہجوم اس کے محلے کے قریب پہنچا اور مشرق کی طرف سے عمارت کے اس حصے میں توڑ پھوڑ کی جس میں اس کے بھائیوں کی دکان واقع ہے اور اسے لوٹ لیا۔ عدالت عالیہ کا مؤقف ہے کہ یہ ثابت ہوا ہے اور مزید مؤقف ہے کہ یہ اپیل کنندہ کی طرف سے فائرنگ سے پہلے ہوا تھا۔

عمارت کے دو حصوں کے درمیان دیوار میں ایک سوراخ ہے جس میں یہ دو دکانیں واقع ہیں اور عدالت عالیہ کا مؤقف ہے کہ زاہد خان کے گھر والوں نے سوراخ کے ذریعے سے اپیل کنندہ کی عمارت کے حصے میں داخل ہوئے اور وہاں پناہ لی۔ عدالت عالیہ کا یہ بھی ماننا ہے کہ اپیل کنندہ کی ماں نے پھر اپیل کنندہ کو بتایا کہ ہجوم اس کی (اپیل کنندہ کی) دکان میں گھس آیا تھا اور اسے لوٹ رہا تھا۔ قابل ججوں کا کہنا ہے کہ اس نے جو کہا وہ بالکل درست نہیں تھا کیونکہ ہجوم اپیل کنندہ کی دکان کے دروازے کو صرف لاٹھیوں سے مار رہا تھا کیونکہ وہ وہاں سے گزر رہے تھے لیکن دکان میں توڑ پھوڑ نہیں کر رہے تھے۔ مگر وہ اس حقیقت کو قبول کرتے ہیں کہ ہجوم اپیل کنندہ کی دکان کے دروازوں کو اپنی لاٹھیوں سے مار رہے تھے۔

ہماری رائے میں، عدالت عالیہ کی طرف سے پائے گئے حقائق نجی دفاع کے حق کو ماننے کے لیے مناسب ہیں۔

مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 97 کے تحت یہ حق نہ صرف انسانی جسم کو متاثر کرنے والے کسی بھی جرم کے خلاف اپنے جسم کے دفاع کے لیے ہے بلکہ کسی دوسرے شخص کے جسم کا دفاع کرنے کے لیے بھی ہے۔ یہ حق جائیداد کے تحفظ کو بھی شامل کرتا ہے، چاہے وہ کسی کے اپنے ہو یا کسی دوسرے شخص کے بعض مخصوص جرائم، یعنی چوری، ڈکیتی، فساد اور مجرمانہ خلاف ورزی کے خلاف ہو۔ اس حق کے دائرہ کار کی حدود اور اس کا استعمال مندرجہ ذیل حصوں میں بیان کیا گیا ہیں۔ ایک چیز کے لیے، حق پیدا نہیں ہوتا جب عوامی حکام کے تحفظ کے لئے توجہ کا وقت ہو، اور دوسری کے لیے، یہ دفاع کے مقصد سے زیادہ نقصان پہنچانے تک نہیں پھیلا ہے۔ ایک اور حد یہ ہے کہ جب موت کا سبب بنتا ہے تو حق کا استعمال کرنے والا شخص اپنے یا جن لوگوں کی وہ حفاظت کر رہا ہے ان کے لیے موت، یا شدید چوٹ کے معقول خدشے کے تحت ہونا چاہیے؛ اور جائیداد کے معاملے میں، دفعہ 103 میں اس سے متعلق خطرے کا بیان کردہ اقسام ہونا چاہیے۔ حق کے دائرہ کار کی مزید وضاحت مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 102 اور 105 میں کی گئی ہے۔

نہ تو عدالت عالیہ کے قابل ججوں اور نہ ہی سیشن جج نے ان توضیعات کا تجزیہ کیا ہے۔ دونوں عدالتیں اس تاثر میں ہیں کہ حق استحقاق پیدا ہونے سے پہلے اپیل کنندہ کی دکان کی حقیقی لوٹ مار ضروری ہونا چاہیے تھی۔ اس میں وہ غلط

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہیں۔ دفعہ 102 کے تحت جسم کے نجی دفاع کا حق کا نفاذ ہوتا ہے-

"جیسے ہی جرم کرنے کی کوشش یا دھمکی سے جسم کو لاحق خطرے کا معقول اندیشہ پیدا ہوتا ہے حالانکہ جرم نہیں کیا گیا ہوگا۔"

توضیعات کا جائزہ لیتے ہوئے، جو ہم نے اوپر بیان کیے ہیں، یہ واضح ہے کہ اپیل کنندہ کے پاس حکام کا سہارا لینے کا وقت نہیں تھا۔ ہجوم یا بھیڑ عمارت کے ایک حصے میں پہلے ہی گھس چکا تھا اور دراصل وہ دوسرے حصے کے دروازوں پر مار پیٹ کر رہے تھے۔ یہ بھی واضح ہے کہ اپیل کنندہ کے پاس اس خدشے کے لیے معقول بنیاد تھی کہ یا تو موت یا شدید چوٹ خود کو یا اس کے خاندان کو پہنچے گی۔ قابل سیشن جج نے بھارت میں اور خاص طور پر کٹنی میں فرقہ وارانہ جنون کے افسوسناک نتائج کی طرف واضح طور پر توجہ مبذول کرائی ہے، اور وہ اس قصبے میں مسلم دکانوں کی اندھا دھند لوٹ مار کا حوالہ دیتے ہیں۔ اسی طرح، عدالت عالیہ کا یہ بھی مؤقف ہے کہ-

"ان حالات کو دیکھتے ہوئے جو ملک میں پہلے موجود تھے اور اس حقیقت کو دیکھتے ہوئے کہ فساد مہاجرین اور مقامی مسلمانوں کے درمیان تھی، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اگر ہجوم اس کی دکان میں داخل ہو گیا تھا اور اس نے اسے روکا ہوتا تو اپیل گزار کی جان کو کوئی خطرہ یا کم از کم کوئی شدید چوٹ نہیں ہوگی۔ یہ اندیشہ بلاشبہ معقول ہوگا۔"

اور ہم جانتے ہیں کہ مسلم دکانوں کو توڑا گیا اور لوٹ لیا گیا تھا اور اس سے پہلے ذنڈا چوک میں ہونے والے فسادات میں مسلمان مارے گئے تھے، ہماری رائے میں، عدالت عالیہ کا یہ سوچنا غلط تھا کہ اپیل کنندہ کو اس وقت تک انتظار کرنا پڑا جب تک کہ ہجوم اس کی دکان میں گھس کر داخل نہ ہو جائے۔ انہوں نے اپنے فیصلے کے دوسرے حصے میں بھی اس پر زور دیا ہے جہاں وہ کہتے ہیں کہ گولی چلائی گئی تھی-

"جب دکان پر کوئی لوٹ مار نہیں تھی اور اس طرح نجی دفاع کا کوئی حق نہیں تھا۔"

یہ کافی تھا کہ ہجوم نے حقیقی طور پر گھر کے دوسرے حصے میں گھس کر اسے لوٹ لیا تھا، کہ اس کے کنبہ کی عورت اور بچے اپنی جانوں کے خوف سے تحفظ کے لیے اپیل گزار کے پاس بھاگ گئے اور یہ کہ ہجوم دراصل اس کے اپنے دروازوں پر اپنی لاٹھیوں سے مار رہا تھا اور یہ کہ مسلم دکانیں پہلے ہی لوٹ لی گئی تھیں اور ملحقہ علاقے میں مسلمان مارے گئے تھے۔ یہ اس کے لیے جاننا ناممکن تھا کہ اگر اس نے انتظار کیا تو اس کی دکان کو بھی ایسا ہی نقصان پہنچے گا یا نہیں، اور نتائج پر، اس کے لیے یہ معقول تھا کہ وہ اس کے اندر داخل ہونے کے بعد موت یا خود کو اور اس کے خاندان کو شدید چوٹ پہنچے گی، تو اس وقت اسے احتجاج کرنے کا حق حاصل ہوتا اور درحقیقت وہ اپنے خاندان کی حفاظت کے لیے جو کچھ کر سکتا تھا کرنے کا پابند

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہوتا۔اندر گھسنے کی دھمکی ہجوم کے طرز عمل میں مضمر تھی اور اس کے ساتھ مکیں کو مارنے یا شدید چوٹ پہنچانے کی دھمکی؛ درحقیقت،خود عدالت عالیہ کے ججوں کا خیال ہے کہ اس کی اپنی دکان کو خطرہ تھا۔جس دائرے میں اسے رکھا گیا تھا وہ اسے جسم کے نجی دفاع کا حق دینے کے لیے کافی تھا یہاں تک کہ موت کا سبب بننے کی حد تک۔ان چیزوں کو ترازو کے ایک سیٹ میں بہت باریکی سے تولا جا سکتا یا جیسا کہ کچھ ماہر ججوں نے اسے سنہری ترازو میں بیان کیا ہے۔

ہمارے پاس آگے دیکھنے کے لیے یہ ہے کہ آیا اپیل کنندہ نے ضرورت سے زیادہ طاقت کا استعمال کیا،اور یہاں بھی ہم سنہری ترازو کا استعمال نہیں کر سکتے۔وہ موت کا سبب بننے کا حقدار تھا اور اس نے ایک سے زیادہ آدمیوں کو قتل نہیں کیا۔اس نے صرف دو گولیاں چلائیں اور جیسا کہ عدالت عالیہ کے ماہر ججوں نے مشاہدہ کیا،اس کا مقصد ظاہری طور پر کم تھا۔عدالت عالیہ کا مؤقف ہے کہ جب اس نے گولیاں چلائیں تو ہجوم اس کے محلے میں چلا گیا تھا،اس لیے لوٹ مار اور دروازوں پر مار پیٹ چند منتشر ہوئے افراد کی الگ تھلگ حرکتیں نہیں تھیں۔یہ وہ ہجوم تھا جو یہ کر رہا تھا اور ہائی کورٹ کے الفاظ میں،

"حقیقت یہ ہے کہ کٹنی قصبے میں دو گولیاں چار سندھیوں کو لگنی چاہئیں تھیں اور کوئی بھی اس سے ظاہر نہیں کرتا ہے کہ حریف فرقہ اس علاقے میں حرکت کر رہی تھی۔"

ہماری رائے میں،اپیل کنندہ نے ضرورت سے زیادہ طاقت کا استعمال نہیں کیا تھا۔درحقیقت،فائرنگ،ایک رکاوٹ کے طور پر کام کرنے کی بجائے،انہیں اکسایا اور انہوں نے جگہ جگہ توڑ پھوڑ کی اور لوٹ مار کی۔

ہم نے اپنی توجہ فرد کے نجی دفاع کے حق تک محدود رکھی ہے حالانکہ اس معاملے میں جائیداد کے دفاع کا سوال اس سے جڑا ہوا ہے۔

اپیل کی اجازت دی جاتی ہے۔الزامات اور سزاؤں کو کالعدم کر دیا جاتا ہے اور اپیل کنندہ کو رہا کر دیا جائے گا۔

اپیل کنندہ کے لئے ایجنٹ:او۔پی۔ورما۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ:پی۔اے۔مہتا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document